۱) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی عظمت، احکامات الٰہیہ کی تعظیم، نبی کریم ﷺ سے غیر معمولی محبت وعقیدت اور آپ کے دین پر زندگی قربان کر دینے کا جذبہ۔

۲) سیرت کے ذریعہ دین کی جامعیت کی تعلیم، عقائد وعبادات سے لے کر اخلاق ومعاملات اور معاشرت تک ہر ہر شعبہ دین میں مکمل طور پر رسول اللہ ﷺ اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی اطاعت وانقیاد کی دعوت وذہن سازی۔

۳) سیرت نبوی رجال سازی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک درس سے اس کا سبق اخذ کیا جائے، کیونکہ موقع بموقع اس کے نکات بکھرے ہوتے ہیں۔

۴) سیرت نبوی درس انقلاب ہے۔ لوگوں کو انقلابی ذہنیت دی جائے۔ سٹیٹس، چلتی پھرتی رواں زندگی، گھٹی میں پڑی ہوئی پرانی عادات اور "کمفرٹ زون" سے باہر نکلنے کی بھرپور دعوت اور واقعات سیرت سے اس کا استشہاد۔

۵) اسلامی تہذیب وتمدن کی جداگانہ حیثیت اور امتیازی شناخت کی اہمیت باور کرائی جائے۔ ہر فضا اور ماحول میں مغلوبانہ حیثیت کو قبول کرنے اور ہر چیز کو اسلامی قرار دینے کی کوشش کے بجائے اسلامی تہذیب وثقافت پر اعتماد پیدا کیا جائے۔

۶) دینی غیرت وحمیت کو اجاگر کیا جائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بہت سارے واقعات اس حوالے سے بہت موثر ہیں۔ بزدلی، مصلحت کوشی اور مرعوبیت کے بجائے غیرت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۷) جذبہ جہاد کو بیدار کیا جائے، غزوات کو غیر معمولی سپرٹ سے پڑھایا جائے۔ میدان جنگ کے نقشوں اور اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوش وجذبہ کو پوری روح سے پڑھایا جائے۔

۸) دعوت دین کیلئے قربانیوں کا جذبہ پیدا ہو۔ دین کا درد اور دین کا پیغام لے کر معاشرے کے تمام طبقات میں جانا اور ان کو دین پر لانے کی کوشش کیلئے اپنا جان، مال اور وقت لگانے کی ترغیب ہو۔

۹) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت خصوصیت کے ساتھ دلوں میں پیدا کی جائے۔ وہ تمام واقعات جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت، حضور ﷺ کا ان سے خصوصی تعلق اور ان کی اہمیت اجاگر ہوتی ہو، اہتمام سے سنائے جائیں۔

۱۰) انفرادی اصلاح وتزکیہ کی اہمیت؛ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر اعمال کا شوق کیسے پیدا کیا، عبادات کا ماحول کیا تھا؟ حضور اکرم ﷺ کا ذوق عبادت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کا ماحول وغیرہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عبادت کے واقعات اہمیت کے ساتھ بیان ہوں۔

۱۱) حکومت الٰہیہ کا قیام: اللہ تعالی کی طرف سے انسان کو دنیا میں عدل وقسط پر مبنی نظام قائم کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔ ہر انسان کو اپنی بساط وقدرت کے بقدر اس میں مشغول ہونا چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ کی پوری مدنی زندگی اس پر شاہد عدل ہے۔